بچوں کی تربیت کے رہنما اصول

تحریر: محمد لطیف مطہری کچوروی

مقدمہ:

لغت کی کتابوں میں لفظ "تربیت" کے لیے تین اصل اور ریشہ ذکر ہوئے ہیں۔ الف: ربا، یربو زیادہ اور نشوونما پانے کے معنی میں ہے۔ ب: ربی، یربی پروان چڑھنا اور برتری کے معنی میں ہے۔ ج: رب، یرب اصلاح کرنے اور سرپرستی کرنے کے معنی میں ہے۔[1] صاحب مفردات کا کہنا ہے کہ "رب" مصدری معنیٰ کے لحاظ سے کسی چیز کو حد کمال تک پہچانے، پرورش اور پروان چڑھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔[2]

صاحب التحقیق کا کہنا ہے اس کا اصل معنیٰ کسی چیز کو کمال کی طرف لے جانے، نقائص کو تخلیہ اور تحلیہ کے ذریعے رفع کرنے کے معنیٰ میں ہے۔[3] بنابراین اگر اس کا ریشہ (اصل) "ربو" سے ہو تو اضافہ کرنا، رشد، نمو اور موجبات رشد کو فراہم کرنے کے معنیٰ میں ہے لیکن اگر "رب" سے ہو تو نظارت، سرپرستی و رہبری اور کسی چیز کو کمال تک پہنچانے کے لئے پرورش کے معنیٰ میں ہے۔

اسلامی علوم اور دینی کتابوں میں تربیت کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں:

۱۔ قصد اور ارادہ کے ساتھ کسی دوسرے افراد کی رشد کے بارے میں ہدایت کرنے کو تربیت کہا جاتا ہے۔[4]

۲۔ تعلیم و تربیت سے مراد وہ فعالیت اور کوشش ہے کہ جس میں بعض افراد دوسرے افراد کی راہنمائی اور مدد کرتے ہیں تاکہ وہ بھی مختلف ابعاد میں پیشرفت کرسکے۔[5]

۳۔ تربیت، سعادت مطلوب تک پہنچنے کے لئے انسان کی اندرونی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کا نام ہے تاکہ دوسرے لوگ اپنی استعداد کو ظاہر کرے اور راہ سعادت کا انتخاب کرے۔[6]

۴۔ ہر انسان کی اندرونی استعداد کو بروئے کار لانے کے لئے زمینہ فراہم کرنا اور اس کے بالقوہ استعداد کو بالفعل میں تبدیل کرنے کے لئے مقدمہ اور زمینہ فراہم کرنے کا نام تربیت ہے۔

۴۔ شہید مطہری لکھتے ہیں: تربیت انسان کی حقیقی صلاحیتوں کو نکھارنے کا نام ہے۔ ایسی صلاحیتیں جو بالقوہ جانداروں (انسان، حیوان، پودوں) میں موجود ہوں انہیں بالفعل پروان چڑھانے کو تربیت کہتے ہیں۔ اس بناء پر تربیت صرف جانداروں سے مختص ہے۔[7]

۵۔تربیت سے مراد مربی کا متربی کے مختلف جہات میں سے کسی ایک جہت { جیسے جسم، روح ،ذہن،اخلاق، عواطف یا رفتار وغیرہ} میں موجود بالقوۃ صلاحیتوں کو تدریجی طور بروئے کار لانا یا متربی میں موجود غلط صفات اور رفتار کی اصلاح کرنا تاکہ وہ کمالات انسانی تک پہنچ سکے۔[۸]

عقیدتی تربیت

*اعتقادی تربیت سے مراد والدین یا مربی کا متربی کے لئے ضروری اعتقادات کا سکھانا اسی طرح وہ تمام اقدامات جن کے سبب متربی ان اعتقادات کو دل سے قبول کرے، ان اعتقادات پر ایمان رکھے اور عملی میدان میں ان اعتقادات پر پابند ہو۔

۱۔ماں باپ {اس کے بعد دادا دادی اور سرپرست شرعی} پر واجب ہے کہ اپنے بچوں کی عقیدتی تعلیم وتربیت کے لئے راستہ ہموار کرے تاکہ بچے ضروری عقائد کی تعلیم حاصل کرسکے۔

۲۔بچوں کے لئے لازی عقائد کے علاوہ دیگر عقائد کی تعلیم دینا مستحب ہے۔

۳۔والدین پر بچوں کی عقیدتی تربیت بچوں کے بالغ ہونے سے پہلے یا سن تمیز یعنی غلط اور صحیح کی شناخت حاصل ہونے کے عمر میں واجب اور لازم ہے۔

۴۔والدین پر بچوں کی اعتقادی تربیت اس شرط کے ساتھ واجب ہے کہ وہ ذہنی اور نفسیاتی طور پر اس تعلیم کے قابل ہو اور وہ اس تربیت کو درک کرسکیں۔

۵۔والدین کے لئے مستحب ہے کہ وہ بچوں کی عقیدتی تربیت کے لئے کارآمد تر اور مناسب روش اپنائے جیسے ارشاد، تذکر، ترغیب، امر و نہی اور موعظہ اور نصیحت وغیرہ۔

۶۔اگر بچوں کی اعتقادی تربیت کے لئے والدین کو علمی اور عملی تربیت کی ضرورت ہو تو اس صورت میں والدین پر واجب ہے کہ وہ علمی اور عملی طور پر تیار ہو جائے تاکہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرسکے۔

۷۔والدین پر بچوں کی اعتقادی تربیت کرنا واجب عینی ہے لیکن اگر کوئی اور اس عمل کو انجام دے تو اس صورت میں والدین سے یہ شرعی ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔اس طرح والدین میں سے کسی ایک کے کامل طور پر اس فریضہ کو انجام دینے سے دوسرے افراد سے یہ ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔

۸۔والدین عقیدتی میدان میں اپنے اولاد کے لئے ایک بہترین نمونہ اور آئیڈل بننے کی کوشش کریں۔

عبادی تربیت

*عبادی تربیت سے مراد والدین یا مربی کا متربی کے لئے عبادات کا طریقہ سکھانا اور متربی کے اندر عبادت و بندگی کا شوق پیدا کرنا ہے تاکہ وہ ان عبادات کو انجام دینے میں پابند ہو۔

۹۔ والدین پر واجب ہے کہ وہ اپنے اولاد کی عبادی تربیت کرے۔

۱۰۔ بچوں کے لئے مستحب اعمال کی تعلیم دینا اور انہیں اس چیز کی طرف ترغیب دلانا مستحب ہے۔

۱۱۔ والدین پر بچوں کی عبادی تربیت ان کے بالغ ہونے سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے تاکہ بالغ ہونے کے بعد وہ اپنی اختیار اور بڑے ذوق و شوق کے ساتھ خالق حقیقی کے سامنے راز و نیاز کرے۔

۱۲۔ نماز اور روزہ کے احکام بچوں کو سکھانا والدین پر واجب ہے۔

۱۳۔ معتبر روایات کے مطابق بچوں کے لئے ۶ یا ۷ سال کی عمر میں نماز سکھانا چاہیئے۔ اسی طرح معتبر روایات کے مطابق والدین پر واجب ہے کہ اپنے بیٹوں کو ۹ سال کی عمر میں روزہ کے بارے میں بتائیں۔

۱۴۔ والدین پر بچوں کی عبادی تربیت کرنا واجب عینی ہے لیکن اگر کوئی اور اس عمل کو انجام دے تو اس صورت میں والدین سے یہ شرعی ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔ اس طرح والدین میں سے کسی ایک کے کامل طور پر اس فریضہ کو انجام دینے سے دوسرے فرد سے یہ ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔

۱۵۔ بچوں کے اندر نماز سے عشق اور محبت کا جذبہ پیدا کرے اور اپنے بچوں میں ایمان کو تقویت دے۔

۱۶۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے لئے دعا کریں۔

۱۷۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بچوں کو جلد از جلد اسلامی احادیث سکھائیں اس سے قبل کہ مخالفین تم پر سبقت لے جاتے ہوئے اپنے غلط عقائد اور نظریات سے تمہارے بچوں کے دلوں کو پر کر دے۔

۱۸۔ والدین گھروں میں اپنے بچوں کے ساتھ اس طرح سے پیش آجائے اور ایسی تربیت کرے کہ اسے ایک راستگو اور سچا انسان بنا دے۔ جس بچے کو سچ بولنا سکھایا جاتا ہے وہ انصاف کرنا سیکھتا ہے۔

۱۹۔ گناہ سے نفرت اور اس کی برائی کو بچوں کو سمجھائیں تاکہ وہ اس چیز سے دور رہے۔

۲۰۔ بچوں پر والدین کی نصیحت اس وقت اثر کرتا ہے جب والدین خود ان باتوں پر عمل کرتا ہو۔ اس بات کی طرف توجہ رکھنا چاہیے کہ بچوں کی تربیت اس طرح سے نہیں ہوتے جس طرح سے ہم چاہتے ہیں بلکہ بچوں کی تربیت اس طرح سے ہوتے ہیں جس طرح سے ہم ہیں۔

۲۱۔ بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے اور نو سال کی عمر میں روزہ رکھنے کا حکم دے۔

۲۲۔ اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دے۔

۲۳۔ والدین کے وظائف میں سے ایک وظیفہ اپنے اولاد کی تربیت اور انہیں واجبات کی تعلیم دینا ہے اور جو شخص ان وظائف پر عمل نہیں کرتا اسلام میں اس کی سخت مذمت ہوئی ہے۔

۲۴۔ والدین عبادی میدان میں بھی اپنے اولاد کے لئے ایک بہترین نمونہ اور آئیڈل بننے کی کوشش کریں۔

عاطفی تربیت

*عاطفی تربیت سے مراد والدین یا مربی کا متربی میں موجود انسانی عواطف کو بروئے کار لانا اور انہیں کمال تک پہنچانے کے لئے مدد کرنا۔ اسی طرح متربی میں موجود غیر عاطفی رفتار کی اصلاح کرنا ہے۔

۲۵والدین کے اوپر لازم ہے کہ بچوں کے معاملے میں عدالت وانصاف سے پیش آجائے خاص طور پر اولاد کے درمیان پیار و محبت کے اظہار کرنے میں بھی عدالت وانصاف کی رعایت کریں۔

۲۶۔ اولاد کی نسبت والدین کی بے توجہی اور ان سے اظہار محبت نہ کرنا ان کے لئے جسمانی یا روحی ضرر یا گمراہی اور فساد کا باعث بنتا ہو تو اس صورت میں والدین پر واجب ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ اظہار محبت کرے۔

۲۷۔ والدین کے لئے بچوں پر رحم کرنا اور ان کے اوپر احسان کرنا مستحب عمل ہے۔

۲۸۔ بچوں کو شخصیت دینا اور ان کا احترام کرنا مستحب ہے۔

۲۹۔ بچوں کے ساتھ بچوں کی طرح سے پیش آنا بھی مستحب ہے۔

۳۰۔ ہدیہ اور تحفے پہلے بیٹی کو دینا چاہیے۔

۳۱۔ بچوں کو رونے کی خاطر نہ ماریں کیونکہ کچھ مدت تک ان کا رونا خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی گواہی اور اسی طرح والدین کے لئے دعا ہے۔

۳۲۔ اپنے بچوں کا بوسہ لیا کرے کیونکہ ہر دفعہ بچوں کا بوسہ لینا بہشت میں ایک درجہ بڑھنے کا باعث بنتا ہے۔

۳۳۔ اپنے بچوں کو سلام کرکے انہیں شخصیت دے۔

۳۴۔ بچوں سے اگر کوئی وعدہ کیا ہو تو وعدہ خلافی نہ کریں بلکہ اسے ضرور انجام دے۔

۳۵۔ بچوں کے ساتھ حد سے زیادہ محبت کرنا انہیں ایک کمزور اور بزدل بنا دیتا ہے۔

۳۶۔ اپنے بچوں کو تحقیر کا نشانہ مت بنائیں کیونکہ جس بچے پر ہر وقت تنقید کی جاتی ہے وہ ہر چیز کو رد کرنا سیکھتا ہے۔

۳۷۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو نصیحت کرتے وقت آرام اور نرمی سے بیان کریں۔

۳۸۔ اگر کوئی بچہ اپنے گھر میں قابل احترام قرار پائے تو وہ والدین کی نافرمانی سے گریز کرتا ہے۔

۳۹۔ بچوں میں خود اعتمادی بڑھانے اور ان کی شخصیت کو پروان چڑھانے کے بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ والدین کا اولاد سے احترام سے پیش آنا اور ان سے محبت اور نیک رفتار کرنا ہے۔

۴۰۔ بہترین مربی وہ ہے جو بچوں کی ضروریات کو درست طریقے اور صحیح رویے کے ذریعہ ہموار کرتا ہے۔
۴۱۔ اپنے بچوں کو نہ ڈرائیں کیونکہ خوف اور ترس بچوں کی شخصیت کو ختم کر دیتا ہے اور یہ چیز روحی اور نفسیاتی مشکلات کا باعث بنتا ہے۔
۴۲۔ بچوں کے نفسیاتی اور روانی غذا میں سے ایک والدین کی طرف سے بچوں کے لئے پیار و محبت ہے اس لئے بچوں کو یہ غذا مناسب اور کافی مقدار میں ملنی چاہئیے۔
۴۳۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: حد سے زیادہ ملامت اور سرزنش لجاجت اور ضد کی آگ کو بھڑکاتا ہے۔
۴۴۔ دوسرے افراد کی باتوں کو ہمیشہ اس کے سامنے دہراتے نہ رہیں اور نہ ہی کسی اور کو اس کے ساتھ مقایسہ کریں۔
۴۵۔ بہت سارے اچھے مفاہیم کو کہانی کی شکل میں بچوں تک پہنچائیں۔
۴۶۔ بچے کا کم عمری میں شرارت کرنا بڑے ہو کر اس کی ذہانت میں اضافہ کی علامت ہے لہذا انہیں ڈانٹ کر روکنے کی کوشش نہ کرے۔
۴۷۔ بچوں کو جھٹلانے سے پرہیز کریں کیونکہ جس بچے پر اعتبار نہیں کیا جاتا وہ دھوکہ دینا سیکھتا ہے۔
۴۸۔ والدین بچوں کے مختلف سوالات کا حوصلے سے جواب دیا کریں۔
۴۹۔ جس بچے کو ہر وقت مار پیٹ کا سامنا ہوتا ہے اس کی تمام صلاحیتیں دب جاتی ہے۔
۵۰۔ جس بچے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اس میں اعتماد بڑھتا ہے۔
۵۱۔ جس بچے پر شفقت برتی جاتی ہے وہ محبت کرنا سیکھتا ہے۔
۵۲۔ جس بچے کی بی جا خواہشات پوری کی جاتی ہیں وہ سرکش اور خود سر ہو جاتا ہے۔
۵۳۔ جس بچے کا ہمیشہ مذاق اڑایا جاتا ہے وہ بزدل بن جاتا ہے۔
۵۴۔ والدین اور مربی کو چاہئے کہ وہ بچوں کے لئے مددگار ثابت ہو اور انہیں غصہ کرنے یا ڈارنے اور دھمکانے کے بجائے، صبر و تحمل، حوصلہ اور محبت کے ساتھ پیش آ جائے تا کہ بچوں کے اندر خود اعتمادی کے علاوہ ان میں موجود ذاتی صلاحیتیں نکھر سکیں۔

۵۵۔ والدین کو عاقلانہ رفتار انجام دیتے ہوئے بچوں کے درمیان حسادت کو روکنا چاہیے مثلا گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے چھوٹے بچے کے ساتھ پیار و محبت کرنے اور صرف اسی کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہونے کے بجائے بڑے بچے کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ پیش آ جائے اس کے بعد چھوٹے بچے کے پاس جائے۔

جسمانی تربیت

*جسمانی تربیت سے مراد والدین کا بچوں کی جسمانی نشو و نما اور دوسرے طبیعی اور مادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے زمینہ سازی کرنا ہے۔

۵۶۔ بچوں کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنا والدین پر واجب ہے۔

۵۷۔ بچوں کی جسمانی اور غیر جسمانی ضروریات جیسے نان و نفقہ کا دینا باپ پر واجب عینی ہے لیکن اگر کوئی اور ان اخراجات کو ادا کرے تو باپ کی شرعی ذمہ داری ساقط ہو جائی گی۔

۵۸۔ماں کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے۔

۵۹۔اگر ماں کا دودھ نہ دینا بچہ کے لئے جسمانی طور پر خطرہ کا باعث ہو تو اس صورت میں ماں پر واجب ہے کہ وہ اپنے بچے کو دودھ پلائے۔

۶۰۔ جب تک بچہ مالی اور فکری طور پر مستقل نہ ہو باپ پر واجب ہے کہ اس کے اخراجات ادا کرے لیکن بیٹی کے شادی کرنے ے کے بعد اس کا نان و نفقہ اور دیگر اخراجات باپ پر واجب نہیں ہے۔

۶۱۔والدین کو اپنے بچوں کے ساتھ بچہ بن کر کھیلنا چاہئیے۔

۶۲۔والدین کو چاہئے کہ بچوں کو گھروں میں آزادانہ طور پر کھیلنے کی اجازت دے۔

۶۳۔والدین بچوں کے غیر متوقع رفتار کو ممکنہ حد تک تحمل کریں۔

۶۴۔مادی لحاظ سے بچوں کے ساتھ افراط تفریط سے پیش آنے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دونوں بہت خطرناک ہے۔

۶۵۔والدین بچوں کے جسمانی نشو و نما کے لئے حلال غذا فراہم کرے کیونکہ اس چیز کا اپنا وضعی اثر ہے۔

اجتماعی تربیت

*اجتماعی تربیت سے مراد والدین یا مربی کا متربی کے افکار و رفتار میں مثبت تبدیلی کی خاطر اقدامات انجام دینا ہے تاکہ اجتماعی حوالے سے اس کے افکار و رفتار مثبت ہو۔

۶۶۔ اجتماعی امور میں بھی بچوں کی کماحقہ تربیت ہو اور اجتماعی طور پر بھی وہ تکامل کے راستہ کو طے کرے اس لئے والدین کو ان امور کی طرف توجہ رکھنا چاہئے۔

۶۷۔والدین کوشش کرے کہ بچہ مستقل اور خود اعتماد ہو۔

۶۸۔والدین بچوں کو اپنے امور کے متعلق فیصلہ کرنے میں آزاد رکھے اسی طرح دوسروں کے نظریات سے بھی استفادہ کرنے کا حق دے۔

۶۹۔بچوں کو مختلف کاموں کی ذمہ داری سونپا جائے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری کو بہتر طریقہ سے انجام دے۔

۷۰۔والدین بچوں کو مستقبل کے بارے میں سوچنے اور فکر کرنے کی بھی تعلیم دے۔
۷۱۔والدین بچوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کے ساتھ پیش آجائے تاکہ بچے بھی دوسروں کے ساتھ نرمی اور آسانی کے ساتھ پیش آئے۔
۷۲۔والدین بچوں کو اجتماعی اور گروہی کاموں کی طرف ہدایت اور رہنمائی کرے۔
۷۳۔والدین بچوں کو دوسروں کے ساتھ بہتر اور مناسب طریقہ سے پیش آنے کا طریقہ سکھائیں۔
۷۴۔والدین بچوں کو مثبت اور پائیدار چیزوں کی تعلیم دے جو ان کی نشو ونما کا باعث بنتا ہے۔
۷۵۔والدین بچوں کو انتقاد پذیر اور ان میں موجود کمزوریوں کی اصلاح کی تعلیم دے۔
۷۶۔والدین کبھی بھی بچوں کے سامنے ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور غیر منطقی گفتگو نہ کریں۔
۷۷۔والدین بچوں کی خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کو پہچان لیا کریں اور انہیں پروان چڑھانے میں ان کی مدد کریں۔
۷۸۔بچوں کی عقلانی اور جسمانی رشد و نشو ونما کے ساتھ ساتھ انہیں آزادی اور اپنے اختیار پہ چھوڑ دیں۔
اگر بچوں کے سامنے والدین سے خطا یا غلطی سرزد ہو جائے تو وہ اس کا اعتراف کریں تاکہ بچے بھی اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے کی جرات پیدا کرے۔
۷۹۔والدین بچوں کے سامنے کبھی بھی ایک دوسرے کے ساتھ جھوٹ نہ بولیں کیونکہ اگر والدین اس چیز کی رعایت نہ کریں تو بچہ بھی خود بخود جھوٹ بولنے کی عادت پیدا کریں گے۔
۸۰۔والدین بچوں کو ہمیشہ اچھے کاموں کی تشویق و ترغیب کرے۔
۸۱۔والدین اور مربی بچوں کو ان کی استعداد، صلاحیت اور عمر کے تقاضوں کے مطابق ذمہ داری سونپے۔
۸۲۔بچوں کو اچھے کاموں کی عادت تمرین اور تکرار سے ہی حاصل ہو جاتی ہے اور اچھے عادات تدریجا برے عادات کی جگہ لیتی ہے لہٰذا والدین اور مربی کو اس بات کی توجہ رکھنی چاہیے۔
۸۳۔والدین بچوں سے یہ امید نہ رکھے کہ وہ پہلی دفعہ ہی مطیع محض اور اچھے و مطلوب رفتار کے مالک بن جائے، بلکہ ان مطالب کو سمجھنے اور درک کرنے میں انہیں وقت درکار ہے۔

جنسی تربیت

*جنسی تربیت سے مراد والدین یا مربی کا بچے کی جنسی خواہشات کو صحیح سمت کی طرف رہنمائی کرنا اور اسے مختلف انحرافات سے بچانا تاکہ بچے بالغ ہونے کے بعد جنسی خواہشات کو پورا کرنے میں انحرافات کا شکار نہ ہو۔
۸۴۔بچوں کی جنسی تربیت کے لئے والدین پہلے اپنے بچوں کو یہ سکھائے کہ وہ والدین کے کمرے میں آتے وقت اجازت لے کر آئیں اور اچانک بغیر اجازت کے اندر نہ آئیں۔

۸۵۔ والدین کی ذمہ داریوں میں سے ایک بچوں کی جنسی طور پر تربیت کرنا ہے اور والدین کو چاہئے کہ بچوں کے بستر کو جدا کرے۔

۸۶۔ بچوں کے بستر کو جدا نہ کرنا بچوں کے جلدی بلوغ اور جنسی تحریک کا باعث بنتا ہے۔

۸۷۔ والدین بچوں کو محرم اور نامحرم کے حوالے سے آگاہ کریں۔

۸۸۔ والدین نامحرم افراد کے سامنے پردے کی رعایت کریں اور اس سلسلے میں سہل انگاری اور سادہ اندیشی سے پرہیز کریں۔

۸۹۔ والدین بچوں کے سامنے عشق و عاشقی سے پرہیز کریں۔

۹۰۔ والدین بچوں کو اس چیز کی تعلیم دے کہ انسان کے بعض اعضاء اس کی ذاتی اور شخصی حریم کی حشییت رکھتی ہے اس لئے ان کی طرف نگاہ کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۹۱۔ ماوں کو اس بات کی طرف توجہ رکھنی چاہئے کہ بچوں کی جسمانی صفائی کرتے وقت کوئی اور بچہ اس کی طرف نہ دیکھ رہا ہو۔

۹۲۔ والدین پر واجب ہے کہ وہ بچوں کی جنسی تربیت کرے اور ان کی جنسی خواہشات کو صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرے۔

۹۳۔ بچوں کی جنسی تربیت کے وجوب کا حکم ان کی بلوغت سے پہلے ہے لیکن آیہ وقایہ اور رسالہ حقوق امام سجاد علیہ السلام کے مطابق اس کی انتہا کے لئے کوئی وقت معین نہیں ہے۔

۹۴۔ بیدار اور ہوشیار بچوں کے سوتے ہوئے مجامعت کرنا سخت مکروہ ہے لیکن اگر ماہرین تربیت کی نظر میں بیدار اور ہوشیار بچوں کے ہوتے ہوئے مجامعت و ہمبستری بچوں کے مستقبل میں انحراف کا باعث بنتا ہو تو { ولا تعاونوا علی الاثم } کے عنوان سے حرام ہے یا آیہ وقایہ کے مطابق ان سے چھپا کر اس عمل کو انجام دینا واجب ہے۔

۹۵۔ والدین پر نابالغ بچوں کو والدین کے کمرے میں اجازت لے کر آنے کا طریقہ سکھانا مستحب ہے لیکن بالغ اور بڑے افراد کے لئے یہ طریقہ سکھانا واجب ہے۔

۹۶۔ بچوں کی جنسی تربیت کرنا والدین پر واجب عینی ہے اگرچہ ماں یا باپ میں سے کسی ایک کی طرف سے یہ ذمہ داری کامل طور پر ادا ہو جائے تو دوسرے فرد سے ساقط ہو جائے گی۔

۹۷۔ نامحرم انسان چھ سال کی لڑکی کو اپنی آغوش میں نہ لیں اسی طرح اس کا بوسہ بھی نہ لیں۔

۹۸۔ چھوٹی بچیوں کے جسم دوسروں کے سامنے عریان نہیں ہونا چاہیے۔

۹۹۔ بچوں کے سونے کی جگہ یعنی بستر چھ سال کے بعد جدا ہونا چاہیے۔

۱۰۰۔ والدین ایک دوسرے کے ساتھ پیار و محبت اور عشق و عاشقی کرتے وقت اس بات کی طرف توجہ رکھے کہ بچے گھر میں ہمیشہ ان کے اعمال اور رفتار کے نظارہ گر ہیں، لہٰذا اس چیز سے غافل نہ رہے۔

حوالہ جات:

۱۔طلال بن علی متی احمد، مادۃ اصول التربیۃ الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، جامعہ ام القری، الکلیۃ الجامیہ، ۱۴۳۱ھ، ص۸۔

۲۔ معجم مقاییس اللغہ، ص۳۷۸؛ لسان العرب، ج۲، ص۱۴۲۰؛ مجمع البحرین، ج۲، ص۶۳؛ محمد مرتضی حسینی زبیدی، تاج العروس من جواہر القاموس، بیروت، دار الفکر، ۱۴۱۴ق، چ اول، ص۴۵۹ و۴۶۰.

۳۔ حسن مصطفوی، التحقیق فی کلمات القرآن الکریم، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۳۰ق، چ سوم، ج۴، ص۲۰.

۴۔ فلسفہ تعلیم وتربیت، ص۳۲.

۵۔ ایضا، ص۴۲۔

۶۔ محمد بہشتی، مبانی تربیت از دیدگاہ قرآن، ص۳۵.

۷۔ مرتضیٰ مطہری، تعلیم وتربیت در اسلام، تہران: صدرا، ۱۳۳۷ش۔، ص۴۳۔

۸۔اعرافی علی رضا، سید نقی موسوی، فقہ تربیتی، ص۱۴۱، موسسہ اشراق قم۔